جہادِ افغانستان

اور ہماری ذمہ داریاں

مدیر الشریعۃ مولانا زاہد الراشدی نے شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ کے آخری ایام میں حرکۃ المجاہدین کے امیر مولانا فضل الرحمٰن خلیل کی دعوت پر افغانستان کے محاذِ جنگ کا دورہ کیا اور مرکز حضرت عمرؓ، مرکز حضرت سلمان فارسیؓ، مرکز خلیل اور مرکز رشید میں مجاہدین سے ملاقات کے علاوہ حرکۃ المجاہدین کے تربیتی کیمپوں میں جہاد کی ٹریننگ لینے والے نوجوانوں سے بھی خطاب کیا مدیر الشریعۃ کے چھوٹے فرزند حافظ ناصر الدین خان عامر اور بھانجے نبیل عدنان بھی اس سفر میں ان کے ہمراہ تھے۔ مرکز حضرت عمرؓ (ژاور) میں مدیر الشریعۃ کا خطاب ہمارے رفیق محترم مولانا اللہ وسایا قاسم نے ٹیپ ریکاڈر کی مدد سے مرتب کر کے ارسال کیا ہے جسے ان کے شکریہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

بعد الحمد والصلوٰۃ!

میرے محترم دوستو اور جذبہ جہاد سے سرشار بھائیو! آپ حضرات مختلف علاقوں سے اپنے معمولات، گھر بار، مصروفیات اور مشاغل چھوڑ کر ایک بے آب و گیاہ وادی میں سنگلاخ چٹانوں میں جمع ہیں آپ کے یہاں جمع ہونے کا ایک مقصد ہے وہ مقصد آپ دلوں میں لیے جوش وجذبہ کے ساتھ اپنے ایمان کو حرارت دے رہے ہیں۔ اللہ پاک آپ کے اس مقصد میں آپ کو اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائے۔ آمین وہ مقصد یہ ہے کہ آج کے دور میں جہاد کا جو فریضہ مسلمانوں کی عملی زندگی سے نکل چکا ہے۔ وہ فریضہ مسلمانوں کی عملی زندگی میں دوبارہ آجائے ہم مسلمان دنیا میں مسلمان کہلاتے ہیں

مسلمان سمجھے جاتے ہیں لیکن ہمارا اپنے ہتھیار کے ساتھ اسلحہ کے ساتھ زیور کے ساتھ تعلق منقطع ہو چکا تھا وہ ہمارا تعلق دوبارہ قائم ہو جائے ہم پہلے والے مسلمانوں کی طرح زندگی میں کوئی حرکت پیدا کر سکیں اور عالم اسلام میں جہاد کے عمل کو دوبارہ زندہ کر کے جہاد کی برکات اور اس کے نتائج سے ہم دنیا کو بہرہ ور کر سکیں یہی مقصد ہے نا! جی ہاں۔ اس کے سوا تو کوئی مقصد نہیں ہے سچی بات یہ ہے جناب سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات ارشاد فرمائی تھی "کہ جب تم جہاد کو ترک کر دو گے اور دنیا کے کاموں میں پڑ جاؤ گے تو تم پر ذلت مسلط ہو گی" ایک تو عقیدت و محبت کی بات ہے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو حقیقت جانیں اور جانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے جو بات نکلی ہے وہ سچی ہے اور سچی ہو گی ہو کر رہے گی ایک عقیدت اور محبت کی بات ہے وہ ہر مسلمان کے دل میں اسی درجہ کی عقیدت ہے کہ دنیا بھر کی باتیں غلط ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سچا ہے لیکن عقیدت اور محبت سے تھوڑا سا صرف نظر کرتے ہوئے تاریخ کے میزان پر بھی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد حرف بحرف پورا اترا ہے جو نقشہ تاریخ ہمارے سامنے کھینچتی ہے اور جو نقشہ آج دنیا میں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں آج دنیا میں مسلمانوں کی حالت اور گزشتہ ایک صدی میں مسلمانوں کا جو تاریخی سفر رہا ہے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی ارشاد کی حرف بحرف تائید کرتا ہے آج ذرا دنیا میں عالم اسلام پر ایک نظر ڈال لیں مسلمان دنیا میں جو بستے ہیں ان کی تعداد ایک ارب سے زیادہ سمجھی جاتی ہے اور یقیناً ایک ارب سے زیادہ ہے یہ ایک ارب سے زیادہ مسلمان دو حصوں میں بٹے ہوئے ہیں ایک حصہ مسلمانوں کا وہ ہے جو بظاہر آزاد ممالک واقوام کی حیثیت سے رہتا ہے، چالیس چوالیس حکومتیں ہیں مسلمانوں کی جو آزاد کہلاتے ہیں مسلمان حکمران ہیں اقتدار کی باگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے غالب حصہ مسلمانوں کا خود کو آزاد سمجھ کر زندگی بسر کر رہا ہے لیکن ایک بڑا حصہ مسلمانوں کا وہ بھی ہے جو غیر مسلم ممالک میں غیر مسلم حکومتوں کے نیچے ظالم اور غاصب حکومتوں کے نیچے ایک غلام قوم کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے ہیں آج کی دنیا کی اصطلاح میں وہ دوسری اقوام کے غلام ہیں دوسری قوموں کے ماتحت ہیں ان پر دوسری قوموں کا تسلط ہے غلبہ ہے جبر و ظلم ہے آپ کشمیر کو دیکھ لیں، اراکان، فلپائن اور مورو

کو دیکھیں، بخارا، سمرقند، آذربائیجان کو دیکھیں، اری ٹیریا اور فلسطین کو دیکھیں یہ معروف خطے ہیں جہاں مسلمانوں کی آبادی ہے مسلمان رہتے ہیں لیکن ان پر حکومت غیر مسلموں کی ہے ان پر جبر ہے ظلم ہے وہ غلامی کی زندگی بسر کر رہے ہیں جو آزاد ہیں ان آزاد مسلمانوں کی حالت بھی یہ ہے کہ کہنے کو آزاد ہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ آزاد کہلانے کے باوجود ہماری پالیسیاں اور ہمارے معاملات ہمارے اپنے ہاتھوں میں نہیں ہیں ۔ یہ ایک واضح سی حقیقت ہے ایک زندہ حقیقت ہے ۔ ہم اپنی مرضی سے اپنی پالیساں مرتب نہیں کر سکتے، اپنی مرضی سے اپنے معاملات طے نہیں کر سکتے ۔ ریموٹ کنٹرول غلامی ہم پر مسلط ہے ہم بھی کافر قوموں کے غلام ہیں، کافروں کے ماتحت ہیں ہمارے معاملات بھی وہیں طے ہوتے ہیں جہاں ہمارے مظلوم اور بظاہر غلام نظر آنے والے مسلمانوں کے معاملات طے ہوتے ہیں آج دیکھئے دنیا کا کوئی ایک خطہ جہاں ہم مسلمان بحیثیت مسلمان کے اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی مکمل طور پر قرآن وسنت کے مطابق بسر کر رہے ہوں اور نظامِ شریعت مکمل طور پر نافذ ہو کوئی ایک خطہ زمین نظر آتا ہے میں نے مکمل کی شرط لگائی ہے ۔ جہاں قرآن وسنت کی حکمرانی مکمل طور پر نافذ ہو شریعت اسلامیہ کی بالادستی مکمل طور پر ہو ایک ارب سے زیادہ آبادی اور چوالیس ملکوں میں کوئی ایک خطہ نظر آتا ہے ؟ اسی کیفیت میں ہم دنیا میں مسلمان کس حالت میں زندگی بسر کر رہے ہیں دنیا میں وسائل ہمارے پاس ہیں دولت ہمارے پاس ہے، تیل ہمارے پاس ہے افرادی قوت ہمارے پاس ہے ذہنی قوت ہمارے پاس ہے اسباب کے اعتبار سے کمی نہیں ہے آپ تصور کر سکتے ہیں ہم جو دوسری قوموں کی ترقی کا رونا روتے ہیں کہ امریکہ نے بڑی ترقی کی، روس نے بڑی ترقی کی، چاند پر جا پہنچے سب سے بڑی بات یہی کہی جاتی ہے ناکہ امریکہ اور روس کہاں پہنچے ہیں چاند پر ڈیرے لگالئے ہوا کو مسخر کر لیا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ امریکہ کا اپالو گیارہ جو چاند پر پہنچا تھا اس اپالو گیارہ کی منصوبہ بندی کس نے کی تھی ۔ وہ کونسا سائنسدان تھا جس نے اپالو گیارہ کو تیاری کرائی اپالو کو بھجوایا سارے پروگرام کی پلاننگ کی اور سارے منصوبہ کا انچارج تھا آپ کا کیا خیال ہے وہ کوئی جرمن سائنسدان ہوگا ۔ وہ مسلمان سائنسدان تھا مصر کا تھا زندہ ہے ڈاکٹر عبدالعزیز اس کا نام ہے اب بھی زندہ ہے سب سے پہلا جو اپالو چاند پر پہنچا مسلمان سائنسدان کے ہاتھوں پہنچا ہے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اسباب کی کمی

نہیں ہے دولت کی کمی نہیں ہے ذہانت کی کمی نہیں ہے دولت جتنی مسلمانوں کے پاس ہے اور کس کے پاس ہے کویت یہ جس دن عراق کا قبضہ ہوا تھا دنیا میں سب سے مہنگی کرنسی کویت کی تھی اس دن ایک دینار کی پاکستان کے مطابق چھہتر روپے قیمت تھی دولت وسائل ذہانت افرادی قوت کس لحاظ سے ہم میں کمی ہے لیکن یہ ساری چیزیں کون استعمال کر رہا ہے ہماری افرادی قوت کون استعمال کر رہا ہے۔ ہماری دولت کون استعمال کر رہا ہے ہمارے وسائل کون استعمال کر رہا ہے؟ کافر! وجہ؟ آپ سوچ سکتے ہیں دشمن اس حد تک ہوشیار ہے کہ ہمارے گھر میں بیٹھ کر ہمارے پیسے جیب میں ڈال کر ہمیں ہی مار گیا ہے۔ میں نے غلط بات تو نہیں کی۔ دشمن خلیج میں ہمارے گھر میں بیٹھ کر ہم سے خرچہ وصول کر کے ہمیں ہی ذبح کر گیا ہے ابھی پتہ نہیں کتنے کرے گا پیسے ہمارے خرچ ہوتے ہیں زمین ہماری برباد ہوئی قوت ہماری تباہ ہوئی ہے اور ذبح بھی ہم ہی ہوئے ہیں اور دشمن بڑے آرام سے، بڑے سکون سے، بڑے اعتماد سے، بڑے حسن و خوبی سے اپنا پلان مکمل کر کے مطمئن بیٹھا ہے کہ جس کام کے لیے میں آیا تھا وہ پورا ہو گیا ہے۔ یہ ساری بات کس لیے ہے؟ میں عرض کیا کرتا ہوں کہ گزشتہ دو سو سال میں ہم پہ جو غیر ملکی استعمار کی حکمرانی رہی برطانیہ حکمران رہا ہے فرانس حکمران رہا ہے ہالینڈ حکمران رہا ہے۔ کسی کا انڈونیشیا پر تسلط تھا۔ کسی کا الجزائر پر تھا کسی کا پاکستان پر تھا انہوں نے دو سو سال کے عرصہ میں کیا کیا ہے یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے دو سو سال یہ کیا کرتے رہے اس عرصہ میں ہم میں کیا تبدیلی پیدا کی ہے انہوں نے آخر دوسری قوم جب آتی ہے اپنا تسلط قائم کرتی ہے تو مغلوب قوموں میں تبدیلی آتی ہے ہم میں کیا تبدیلی آئی ہے دو مقاصد تھے ان کے اس گزشتہ دو سو سال کے عرصہ میں استعماری قوتیں سامراجی قوتیں دو مقاصد لے کر آئی تھیں ہم یقیناً خوش ہیں کہ ہم نے انہیں نکال دیا ہے لیکن ذرا ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچیئے ان دونوں مقاصد میں وہ کامیاب ہیں۔ ذرا تجزیہ کیجیے تاریخ کے ایک طالب علم کی حیثیت سے دونوں مقاصد میں وہ کامیاب ہیں وہ مقاصد کیا تھے؟

مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم گالیاں دیتے ہیں دینی چاہیں مہذب گالیاں، گالیوں سے مُراد میری وہ گالیاں نہیں ہیں جو بھاٹی دروازہ کی گالیاں شمار ہوتی ہیں اس کو ہم بہت گالیاں دیتے ہیں اور وہ اسی لائق ہے کہ اسے بُرا بھلا کہا جائے۔ اس نے نبوت کا دعوے کیا۔ اس نے نئی امت قائم کی انگریز نے اس کو کھڑا کیا۔ سپورٹ کیا مقصد کیا تھا وہ کیا کہتا ہے۔ کہتا ہے کہ میرے نبی

بننے کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے ذہنوں سے جہاد کا تصور ختم کیا جائے مجھے انگریز نے نبی اس لیے بنایا ہے پچاس سے زیادہ الماریاں بھر جاتی ہیں اسکی کتابوں سے کس بات پر کہ جہاد اب حرام ہو گیا ہے جہاد کا تصور مسلمان اپنے ذہنوں سے نکال دیں جہاد کی مدت ختم ہو چکی ہے جہاد کو حرام قرار دینا جہاد کو مسلمانوں کے ذہنوں سے نکالنا یہ میری زندگی کا مشن ہے یہاں غلام احمد قادیانی کھڑا ہوا۔ایران میں محمد علی باب کھڑا ہوا مختلف علاقوں میں انگریز نے مختلف لوگ کھڑے کیے جہاد کے تصور کو مجروح کرنے کے لیے ختم کرنے کے لیے مسلمانوں کے ذہن سے نکالنے کے لیے۔مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم نے کافر بھی قرار دے دیا اور اس کی امت کو غیر مسلم اقلیت بھی قرار دلوا دیا ساری کامیابیوں کے باوجود میں ذرا تلخ سا سوال کرنے لگا ہوں انگریز اپنے ان گماشتوں کے ذریعہ سے مسلمانوں کے ذہنوں سے جہاد کا تصور نکالنا چاہتا تھا اس میں وہ کامیاب ہوا ہے یا ناکام ہوا ہے جو ان جھوٹی نبوتوں کا مقصد تھا ان کے پیچھے جو فلسفہ تھا اس کا مشن تھا اس میں کامیابی ہوئی ہے یا ناکامی ہوئی ہے ہم سو دفعہ اور غیر مسلم اقلیت قرار دے دیں یہ تو عقیدے ایمان کی بات ہے میں اس فیصلے کی تخفیف نہیں کر رہا معاذاللہ لیکن میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انگریز نے اس قسم کے لوگوں کو کھڑا کر کے جو مشن قائم کیا تھا۔اس میں انگریز کامیاب ہوا ہے انگریز کا یہ مشن تھا کہ مسلمانوں کے ذہنوں سے دو باتیں نکالی جائیں ایک خلافت، خلافت کا اسلامی تصور اور دوسرا جہاد،

آپکو تاریخ سے تھوڑا بہت مس ہوگا یہ موجودہ عرب جو مختلف ملکوں میں بٹا ہوا ہے خلافت عثمانیہ کا حصہ تھا، خلافت عثمانیہ کا استنبول مرکز تھا۔خلافت عثمانیہ ترکوں نے قائم کی تھی پانچ سو سال تک ترکوں نے عالم اسلام کی خدمت کی ہے حرمین کی حفاظت کی ہے خلافت کا نظام قائم رکھا ہے قرآن وسنت کے قوانین کسی نہ کسی درجے میں قائم رکھے ہیں پانچ سو سال تک مصر، شام، لبنان سعودی اردن پر سب اس کے ماتحت صوبے تھے آج سے ستر سال پہلے انگریزوں نے عربوں کو نیشنلزم کے نام پر بھڑکایا یہ قومیت جو ہے اس درجے کی قومیت جو دوسروں سے نفرت کی بنیاد پر ہو۔ یہ لعنت ہے تعارف کی قومیت کو قرآن تسلیم کرتا ہے۔لیکن دوسروں سے نفرت کی بنیاد پر جو قومیت ہو وہ ملعون قومیت ہے انگریز نے عربوں کو بھڑکایا کہ تم عرب ہو اور یہ عجمی تم پر حکمران ہیں

تم تو عرب ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے ہو عرب بھڑکے ترکی کی خلافت کے خلاف بغاوت کرداکے برطانیہ نے یہ ٹکڑے کیے چھوٹے چھوٹے اردن علیحدہ، شام علیحدہ عراق علیحدہ، سعودی حجاز عرب مصر علیحدہ اس وقت برطانیہ بڑی طاقت تھی اور برطانیہ نے اس وقت نیو ورلڈ آرڈر نافذ کیا اور یہ ٹکڑے چھوٹے چھوٹے کرکے درمیان سے اسرائیل نکالا۔ اسرائیل کوئی بڑا لمبا اور پرانا ملک نہیں ہے یہاں مسلمان تھے اسس بندر بانٹ میں جو ترکی کے خلاف بغاوت کرواکے عربوں کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بانٹ کر اس وقت برطانیہ عظمیٰ نے جو اپنی مرضی کے مطابق نقشہ بنایا اس نقشے میں سے اسرائیل کی گنجائش نکالی سمجھ میں آئی یہ بات؟ اب اسکی دوسری قسط آرہی ہے پہلی قسط پون صدی پہلے برطانیہ نے دی تھی دوسری قسط اب آرہی ہے امریکہ اس کو پورا کر رہا ہے یہ بش کا جو نیو ورلڈ آرڈر ہے یہ ایسے نہیں ہے بش کا نیو ورلڈ آرڈر یہ اسس برطانیہ کے منصوبے کی تکمیل ہے یہ جو کہتے ہیں خلیج کا سیاسی نقشہ تبدیل کریں گے جیسے برطانیہ نے کیا تھا ویسے ہی یہ کریں گے خلیج میں ایک بڑی فوجی قوت تھی جو سازشی عناصر نے گھیر کر تباہ کر دی۔ اب اسرائیل وہاں کی بڑی قوت ہے امریکہ کی فوجیں وہاں بیٹھی ہیں اپنی مرضی سے بندر بانٹ کریں گے نقشے بن چکے ہیں اور میرے آپ کے جذبات سے یا میرے آپ کے کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے ہمیں دکھ تو ہوگا یہ بات کہتے ہوئے سنتے ہوئے کہ یہ ساری مہم یہ سارا کچھ جو بھی ہوا پون صدی پہلے اسرائیل کے قیام کے لیے تھا اور اس کے نتیجہ میں اسرائیل قائم ہوا۔ اور اب یہ اسرائیل کی سرحدوں کو عظیم تر اسرائیل میں تبدیل کرنے کے لیے ہے میرے منہ میں آگ میرے منہ میں خاک خدا یہ میری بات پوری نہ کرے لیکن حالات بتا رہے ہیں کہ یہ ہوگا حالات اس رُخ پر جا رہے ہیں اور وہ یہ بتا رہے ہیں کہ یہ ہوگا عظیم تر اسرائیل کا جو خواب ہے وہ پورا کریں گے مجھے چند دن ہوئے ایک دوست نے وہ نقشہ بھجوایا ہے عظیم تر اسرائیل، گریٹر اسرائیل جو ان کا منصوبہ ہے کہ اتنا بڑا اسرائیل ہم نے بنانا ہے پورا مصر اس میں ہے پورا شام اس میں ہے پورا عراق اس میں ہے، آدھا سعودی عرب اس میں ہے خیبر اس میں ہے مدینہ منورہ اس میں ہے ان کے منصوبہ میں نقشہ میں لکھا ہوا ہے ان کا دعوٰی یہ ہے کہ مدینہ ہمارا تھا تم نے ہمیں نکالا تھا زبردستی بنو خزرج بنو مصطلق کو بنو نضیر کو تم نے ہمیں نکالا تھا یہ ہمارا ہے۔ امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر اس طرح کا منصوبہ ہے جس طرح پون صدی پہلے خلیج کا نقشہ اپنی مرضی سے تبدیل کروا کر اپنا تسلط قائم کیا تھا اللہ پاک

کی طرف سے کوئی اسباب پیدا ہو جائیں کچھ ہماری غیرت جاگ پڑے آمین۔ لیکن بظاہر اس کے اسباب بھی نہیں۔ ہاں اللہ مسبب الاسباب ہے اس کو تو ایک منٹ نہیں لگتا اسباب پیدا کرنے میں اللہ پاک کی کوئی تکوینی بات غالب آجائے ہماری غیرت کہیں سے جاگے اور شاید ہم اس کے لیے اٹھ کھڑے ہوں تو کوئی رکاوٹ ہو جائے ورنہ بظاہر اس رخ میں کوئی رکاوٹ نظر نہیں کہ بش اپنے نیو ورلڈ آرڈر کے ذریعے خلیج کا نقشہ تبدیل کر کے اپنی مرضی کا سیاسی نقشہ بنانے میں اور اسرائیل کو علاقے کا بڑا چوہدری بنانے میں ناکام ہو۔ اس کی کامیابی کے راستے میں رکاوٹ بظاہر کوئی نظر نہیں آتی۔ اللہ پاک پیدا فرمادیں وہ قادرِ مطلق ہے ہماری حالت یہ ہے کہ ہم دنیا میں اس حالت میں کھڑے ہیں یہ ساری باتیں کیوں ہیں اس لیے کہ ہم اپنے بنیادی تصور سے ہٹ گئے ہیں۔ بنیادی تصور ہمارا کیا ہے۔ اسلام قرآن و سنت اسے شریعت کا نام دے دیں، اسے خلافت کا نام دے دیں کوئی نام دے دیں دین کی بالادستی کا جہاد کا تصور دنیا میں یہ منظر مسلمانوں کے حالات کا دیکھ کر اب وہ حدیث پڑھیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم جہاد کو چھوڑ دوگے خدا تم پر ذلت مسلط کر دے گا تاریخ کو سامنے رکھ کر دنیا میں مسلمانوں کے حالات کو سامنے رکھ کر اب اس حدیث کو پڑھیں اب آپ کو صحیح سمجھ میں آئے گی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مقصد کیا تھا اب ایک بات۔ اور دیکھیں کہ آنے والا دور آپ دوستوں کے لیے بالخصوص جو جہاد کا جذبہ دل میں رکھتے ہیں جذبہ تڑپ ہے تو یہاں آئے ہیں اللہ اس جذبہ کو مکمل فرمائے اس کی تکمیل کی توفیق دے اللہ اس شعلہ کو اور بھڑکائے آمین آپ دوستوں کے لیے جو آپ آنے والے حالات کے لیے خود کو تیار کرنا چاہتے ہیں۔ آنے والا دور بڑا ہی سخت دور ہے آنے والے دس سال نظریاتی لوگوں کے لیے جو کسی نظریہ اور مشن کی بات کرتے ہیں ان کے لیے مشکل ترین دور ہے اور وہ وقت آرہا ہے حتی یقول الرسول والذین آمنو معہٗ متی نصر اللہ وہ وقت ابھی نہیں آیا ابھی آرہا ہے ابھی حالات اس سے بڑے ہوں گے حالات اس سے زیادہ خراب ہوں گے وہ کیفیت ابھی نہیں آئی۔ ابھی آنے والی جو اللہ رب العزت نے غزوہ احزاب کے حوالہ سے بیان فرمائی۔

وزلزلوا زلزالاً شدیداً، اذا زاغت الابصار و بلغت القلوب الحناجر۔

ابھی وہ حالات آنے والے ہیں صورت حال یہ ہے یورپ امریکہ روس، جاپان اور چین

یہ سارے متحد ہو چکے ہیں ایک بات پر یہ سارے متفق ہیں کہ مسلمانوں ملکوں میں سے کسی ملک میں بنیاد پرست حکومت نہیں بننے دیں گے۔ "بنیاد پرست" کا لفظ تو آپ سنتے ہیں ہمارے لیے ہر دور میں ایک نئی گالی گھڑی جاتی ہے پہلے رجعت پسند کہا جاتا تھا دقیانوسی رجعت پسند اور آج ہمارے لیے نئی گالی کیا ہے۔ بنیاد پرست یعنی وہ لوگ جو قرآن وسنت کا مکمل نظام خلافت راشدہ کی طرز پر چاہتے ہیں۔ انہیں بنیاد پرست کہا جاتا ہے اسلام میں کوئی ترمیم کیے بغیر اسلام کو نئے دور کے ساتھ ہم آہنگ کیے بغیر ہم آہنگ سے مراد یہ ہے۔ ترمیمیں اور تبدیلیاں کیے بغیر اصلی اسلام کو نافذ کرنا چاہتے ہیں اس کے لیے محنت کر رہے ہیں ان لوگوں کے لیے انہوں نے اصطلاح گھڑی ہے بنیاد پرست آپ یہ بات ذہن میں رکھیں جب بھی بنیاد پرست کی بات ہوگی تو مراد آپ ہوں گے اور یہ بات یہ لوگ طے کر چکے ہیں کہ بنیاد پرست حکومت دنیا کے کسی خطہ میں نہیں بننے دیں گے افغانستان کے مسئلہ کے حل میں جو رکاوٹ ہے۔ سب سے بڑی وہ یہ ہے کہ امریکہ اور روس دونوں متفق ہو چکے ہیں کہ افغانستان میں مولوی کی حکومت نہ بننے دی جائے یہ بات ایک تو میں کہہ رہا ہوں۔ میں تو خیر کہوں گا ہی دنیا کے جو تجزیہ نگار ادارے ہیں آج بھی ایک کا تجزیہ چھپا ہے۔ پشاور میں کانفرنس ہو رہی ہے اس میں مختلف لوگوں نے تقریریں کی ہیں پاکستان کے ایک سابق وزیر اعظم نے بھی ایک تقریر کی ہے اس نے بھی تجزیہ کی بات کی ہے بات اس نے صحیح کی ہے کہ افغانستان کے مسئلہ کے حل میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ بڑی طاقتوں کو یہ خدشہ ہے کہ یہاں بنیاد پرست حکومت بنے گی اور بنیاد پرست حکومت ان کو کسی طور پر بھی قبول نہیں۔ آپ یہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں اسلام نافذ ہو جہاد کا جذبہ زندہ ہو۔ خلافت اور جہاد دونوں باتوں سے یہ ساری قوتیں خوف زدہ ہیں اور ساری قوتیں متحد ہو چکی ہیں۔ آپ کا مقابلہ بیک وقت ان سب قوتوں سے ہے۔

حضرت مدنیؒ کے حوالہ سے ایک بات کا میں ذکر کر رہا تھا کہ ترکی کی خلافت عثمانیہ کا وہ دور آخری دور تھا اس کے خلاف یورپی ممالک سازش کر رہے تھے اس زمانہ میں بڑی کمزور حکومت تھی ترکی خلافت ایسی طاقتور نہ تھی بہر حال نام کی خلافت تھی، برطانیہ، فرانس، اٹلی سب مل کر ترکی کے خلاف سازش کر رہے تھے کہ خلافت ختم ہو اس کا تیا پانچا ہو۔ اس کا بیڑہ غرق کریں۔ عربوں کو بھڑکا رہے تھے دوسرے لوگوں کو بھڑکا رہے تھے۔ اس زمانے کی بات ہے

حضرت مدنیؒ مالٹا جزیرے میں نظر بند تھے۔ حضرت شیخ الہندؒ کے ساتھ تحریکِ آزادی کا مسئلہ تھا حضرت مدنیؒ نظر بند تھے۔ وہاں کہتے ہیں کہ ایک انگریز افسر تھا فوج کا وہ بھی کسی جرم میں مالٹا جزیرہ میں قید تھا۔ کوئی اس نے جرم کیا ہوگا۔ اپنی فوج میں اس جرم میں اس کا کورٹ مارشل ہوا تھا۔ اور وہ بھی مالٹا میں سزا کاٹ رہا تھا وہاں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے اس سے سوال کیا کہ ترکی کی خلافت اسلامیہ ایک کمزور سی حکومت ہے نہ اس کے پاس کوئی طاقت نہ اس کے پاس کوئی قوت ہے۔ برائے نام ایک ظاہری خلافت کا نام ہے اور تم سارے یورپ والے مل کر اس کے پیچھے پڑے ہوئے ہو۔ کہ کسی نہ کسی طریقہ سے اس کا تیا پانچا کر دیں اس کا بیڑا غرق کر دیں۔ آخر وجہ کیا ہے اس سے کیا خوف ہے ایک کمزور سی خلافت ہے برائے نام سی مسلمان اس سے عقیدت رکھتے ہیں تم سارے یورپ والے اس کے خلاف برطانیہ بھی، فرانس بھی، اٹلی بھی سب ملک مل کر اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ جلدی کسی طریقہ سے ختم کر دیں آخر تمہیں کیا خطرہ ہے خلافت عثمانیہ سے؟

اس نے جواب میں کہا کہ مولانا میں اتنا سادہ نہیں سمجھتا تھا آپ کو جتنی سادگی کا آپ مظاہرہ فرما رہے ہیں یہ اتنی سادہ بات نہیں ہے اس نے کہا کہ خلافتِ عثمانیہ دیکھنے میں حکومت ہے ان کے پاس فوج نہیں ہے قوت نہیں ہے لیکن ان کے دونوں لفظوں میں اتنی طاقت ہے کہ جب تک ہم اس طاقت قوت کو توڑ نہیں لیں گے مطمئن نہیں ہوں گے۔ وہ کون سے لفظ ہیں ایک خلافت اور ایک جہاد اس نے کہا کہ آج دنیا میں قسطنطنیہ میں بیٹھا ہوا خلیفۃ المسلمین دنیا کے کسی کافر ملک کے خلاف جہاد کا اعلان کر دے اعلان اس کا ہوگا جہاد کا امیر المومنین کی حیثیت سے مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک دنیا کی ہر مسلمان بستی میں نوجوانوں میں ایک ہل چل پیدا ہو جائے گی کہ امیر المومنین نے کفر کے خلاف جہاد کا اعلان کیا ہے کفر کا مقابلہ ہے اور سب نوجوان ذہنی طور پر اپنے آپ کو جہاد کے لیے تیار کریں گے اس نے کہا یہ قوت جو ہے اس قوت کو کون ختم کر سکتا ہے اس کے الفاظ یہ تھے کہ ہم دو لفظوں کی قوت ختم کرنا چاہتے ہیں امیر المومنین نام کی کوئی شی موجود نہ رہے دنیا میں خلافت نام کا تصور نہ رہے اور جہاد کا تصور نہ رہے کیا خیال ہے؟ ان دونوں باتوں میں انگریز کامیاب نہیں ہوا؟ میں آپ سے عرض کرتا ہوں تاریخ کا تجزیہ کریں دیکھیں کہ دشمن نے ہمیں کہاں کہاں مارا ہے کن کن باتوں میں ہمیں ناکام کیا ہے آج ہمیں اسی نقطہ پر واپس جانا ہوگا ہم جہاد کے تصور

بقیہ صفحہ ۴۶ پر